102260 ـ ٹخنوں سے نیچے لباس رکھنے میں جمہور علماء کا مذہب

سوال

میں نے سنا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے فعل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فرمانا کہ: " تم ان میں سے نہیں ہو " یعنی جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں کی بنا پڑ جمہور علماء کرام لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مرد اپنا لباس غرور و تکبر کے ساتھ ٹخنوں سے نیچے رکھے تو علماء کرام کے ہاں بغیر کسی اختلاف کے حرام بلکہ یہ کبیرہ گناہ ہے.

اور سوال نمبر (762) کے جواب میں اس کی حرمت پر دلالت کرنے والی بعض احادیث بیان کی گئی ہیں، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن بغیر کسی غرور و تکبر کے لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایاجاتا ہے، اس مسئلہ میں ان کے تین قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

حرام ہے.

دوسرا قول:

مکروہ ہے.

تیسرا قول:

بغیر کسی کراہت کے جائز ہے.

اور مذاہب اربعہ کے جمہور علماء کرام اس کی عدم حرمت کے قائل ہیں، ذیل میں ہم مذاہب اربعہ کے علماء کرام کے اقوال پیش کرتے ہیں:

ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایك قیمتی چادر زیب تن کی اور وہ اسے زمین پڑ گھسیٹ کر چل رہے تھے، تو انہیں کہا گیا:

کیا ہمیں اس سے منع نہیں کیا گیا ؟

تو وہ کہنے لگے: یہ ممانعت تو صرف غرور و تکبر کرنے والوں کے لیے ہے، اور ہم ان میں سے نہیں " انتہی

دیکھیں: الآداب الشرعیۃ (3 / 521)، اور الفتاوی الہندیۃ (5 / 333) بھی دیکھیں.

اور مالکیہ کے ہاں حرام ہے، بعض مالکی مثلا ابن عربی اور قرافي اسے حرام قرار دیتے ہیں.

ابن عربی کہتے ہیں:

مرد کے لیے اپنا لباس ٹخنوں سے نیچے رکھ کر یہ کہنا جائز نہیں کہ میں تکبر تو نہ کرتا؛ کیونکہ نہی اسے لفظا بھی شامل ہے، اور اس کی علت کو بھی شامل ہے، اور لفظا حکم کو شامل کرتے ہوئے اس کا یہ کہنا جائز نہیں کہ میں اس میں شامل نہیں ہوتا کیونکہ مجھ میں وہ علت نہیں ہے، کیونکہ یہ شریعت کے مخالف ہے، اور اس کا یہ دعوی تسلیم نہیں کیا جائیگا، بلکہ اس کا اپنی چادر وغیرہ لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنا ہی تکبر ہے، تو اس میں اس کا جھوٹ قطعی طور پر معلوم اور واضح ہے "

دیکھیں: عارضۃ الاحوذی (7 / 238).

اور کچھ مالکی اس کو کراہت کا حکم دیتے ہیں حرمت کا نہیں.

حافظ ابن عبد البر " التمہید " میں رقمطراز ہیں:

" یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ جس کسی نے بھی اپنی چادر بغیر کسی تکبر اور غرور کے ٹخنوں کے نیچے رکھی تو مذکورہ وعید میں وہ شامل نہیں ہو گا، لیکن اس کے باوجود چادر اور قمیص وغیرہ لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنا ہر حال میں مذموم ہے " انتہی

دیکھیں: التمہید (3 /244).

اور حاشیۃ العدوی میں درج ہے:

" حاصل یہ ہوا کہ: اگر بغیر تکبر و غرور کے لباس ٹخنوں سے نیچے رکھا جائے تو اس میں وارد شدہ نصوص کا آپس میں تعارض ہے، چنانچہ ۔ مالکی علماء میں سے ۔ " الحطاب " اسے حرام نہیں بلکہ مکروہ قرار دیتے ہیں، اور ۔ امام قرافی کی کتاب " الذخیرۃ " میں اس کی حرمت بیان ہوئی ہے.

اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ: اس سے متعین یہ ہوا کہ یہ شدید قسم کی کراہت میں شامل ہے " انتہی.

دیکھیں: حاشیۃ العدوی (2 / 453).

اور شافعی حضرات نے بیان کیا ہے کہ غرور و تکبر کے ساتھ حرام ہے وگرنہ نہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

امام شافعی کا کہنا ہے: نماز وغیرہ میں غرور و تکبر کے ساتھ سدل کرنا جائز نہیں، لیکن بغیر تکبر و غرور کے نماز میں سدل کرنا ہلکا ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب یہ عرض کیا کہ میری چادر کی ایک سائڈ نیچے ہو جاتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

" تم ان میں سے نہیں ہو " انتہی.

دیکھیں: المجموع (3 / 177).

اور شرح مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر تکبر و غرور کے لیے کپڑا اور لباس ٹخنوں سے نیچے رکھا جائے تو جائز نہیں، لیکن اگر بغیر غرور و تکبر کے ہو تو یہ مکروہ ہے، تکبر کے ساتھ لباس نیچے رکھ کر کھینچنے والی احادیث کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ تکبر کے ساتھ مخصوص ہے، امام شافعی نے فرق بیان کیا ہے " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (14 / 62).

اور بعض شافعی حضرات مثلا امام ذہبی اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے حرمت کا قول اختیار کیا ہے.

امام ذہبی رحمہ اللہ نےلباس ٹخنوں سے نیچے رکھ کر یہ کہنا کہ میں یہ تکبر کے ساتھ تو نہیں کرتا اس کا رد کرتے ہوئے کہا ہے:

" تو آپ اسے دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر بھی کرتا اور پھر اپنے حماقت سے پر نفس کو اس سے بری بھی کرتا اور ایك عام اور مستقل نص پر اعتماد کرنے کی کوشش کرتا ہے جسے ایك دوسری مستقل نص تکبر کے معنی کو خاص کرتی ہے!

اور وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے قول:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری چادر نیچی ہو جاتی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے ابو بکر تم ان میں شامل نہیں جو غرور و تکبر کے ساتھ ایسا کرتے ہیں "

تو ہم یہ کہتے ہیں: پہلی بات تو یہ ہےکہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اپنی چادر اس طرح نہیں باندھتے تھے کہ ٹخنوں پر ہوتی، بلکہ وہ اسے ٹخنوں سے اوپر باندھا کرتے تھے، لیکن بعد میں وہ ڈھیلی ہو جایا کرتی تھی.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان یہ ہے:

" مومن کا لباس نصف پنڈلی تك ہوتا ہے، اور جو اس اور ٹخنوں کے درمیان ہو اس میں کوئی حرج نہیں "

تو ممانعت میں وہ شخص بھی بالکل اسی طرح ہے جو اپنا لباس اور سلوار ٹخنوں سے نیچے رکھ کر سلوائے، اور بازو کے کف زائد رکھنا بھی اسی میں شامل ہوتے ہیں، اور یہ سب کچھ دلوں میں چھپے ہوئے غرور و تکبر میں سے ہے " انتہی.

دیکھیں: اعلام سیر النبلاء (3 / 234).

اور حنابلہ نے بھی اس کی عدم حرمت بیان کی ہے.

الاقناع میں درج ہے:

" بغیر کسی ضرورت کے مرد کا ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنا مکروہ ہے " انتہی مختصرا.

دیکھیں: الاقناع (1 / 139).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قمیص اور چادر اور سلوار پائجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا مکروہ ہے؛ اور اگر کوئی شخص غرور و تکبر کی

بنا پر ایسا کرے تو یہ حرام ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (2 / 298).

اور ابن مفلح کہتے ہیں:

" شیخ تقی الدین ابن تیمہ رحمہ اللہ نے اس کی عدم حرمت اختیار کی ہے، اور کراہت اور عدم کراہت کے بارہ میں کچھ نہیں کہا " انتہی.

دیکھیں: الآداب الشرعیۃ (3 / 521).

اور شرح العمدۃ لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ صفحہ (361 - 362) بھی دیکھیں.

اور الصنعانی رحمہ اللہ نے حرمت والا قول اختیار کیا ہے، اور اس سلسلہ میں ایك کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام " استیفاء الاقوال في تحریم الاسبال علی الرجال " رکھا ہے.

اور ہمارے معاصر علماء کرام مثلا شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ اور شیخ ابن جبرین اور شیخ صالح الفوزان اور مستقل فتوی کمیٹی کے ممبر علماء کرام وغیرہ نے بھی حرمت والا قول ہی اختیار کیا ہے.

آپ مزید اجتہادی مسائل کی معرفت کے لیے سوال نمبر (70491) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .